عیون اخبار الرضاؑ

جلد اوّل و دوّم

تالیف

الشیخ الصدوقؒ بن بابویہ

مترجم

سید تبتر الرضا کاظمی (مرحوم)

منیر الحسن جعفری

مکتبۃ الرضا

لاہور

ترجمہ!

عُیُونُ اَخبارِ الرّضاؑ

جلداوّل ودوّم

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال-۳۸۱ ہجری

رضوان اللہ علیہ

مترجم

سید تبشر الرضا کاظمی (مرحوم)

منیر الحسن جعفری

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الرضا 8-بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔فون: 042-7245166

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

الحمدللہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم!

نام کتاب: عیون اخبار الرضاؑ

جلد: اوّل ودوّم

مولف: الشیخ الصدوق بن بابویہؒ

مترجم: سید تبشر الرضا کاظمی ومنیر الحسن جعفری

کمپوزنگ: سید امجد علی کاظمی

تعداد: ۵۰۰

قیمت:

طبع: اوّل

ناشر: سید منتظر مہدی کاظمی- سید منتصر مہدی کاظمی
مکان نمبر ۱۴۱/۷، سٹریٹ نمبر ۲۲، جی-۹/۱، اسلام آباد
فون نمبر ۲۲۵۶۵۶۵-۰۵۱

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الرضا
8-بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔فون :042-7245166

ماہ رمضان کا آغاز ہو جاتا اور ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے اس ماہ کے روزہ رکھنے شروع فرماتے۔ (ماہ شعبان کے آخری تین دنوں میں روزہ رکھتے جو کہ ماہ شعبان کے آخری عشرے کے دن ہیں۔

لہذا یہ قول کہ اس پہلے دو دن فرماتے اس لحاظ سے غلط ہے کہ ماہ شعبان کے آخری تین دن مسلسل روزے رکھ کر ماہ شعبان کو ماہ رمضان المبارک سے متصل کرنا وہ حقیقت ہے جس کے ثواب سے متعلق احادیث وقول بکثرت کتب میں موجود ہیں لہذا یہ خیال کرنا کہ ماہ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے قبل دو دن آنحضورؐ افطار فرماتے یعنی روزہ نہیں رکھتے غلط تعبیر قرار پائے گی ہاں البتہ یہ احتمال ممکن ہے کہ ماہ شعبان کے آخری تین دنوں سے قبل تین دن آنحضورؐ افطار فرماتے تھے اسے درست قرار دیا جاسکتا ہے اور شاید اس سے قبل دو دن افطار کرنے سے مراد ماہ شعبان کے آخری تین دنوں سے قبل دو دن روزہ نہ رکھنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مترجم)

(۲۹۳)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! رجب کا مہینہ ''شہراللہ الاصب'' کہلاتا ہے اس لئے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو اپنے بندوں پر انڈیلتا ہے اس لئے کہ ''اصبت'' کے معنی انڈیلنے اور بہانے کے ہیں جبکہ ماہ شعبان میں خیرات شاخوں میں تقسیم ہو کر پراگندہ ہو جاتی ہیں پھر ماہ رمضان المبارک میں شیاطین کے لشکروں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ماہ مبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ اپنے ستر ہزار بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اور جب شب قدر آتی ہے تو حق تعالیٰ رجب، شعبان اور ماہ رمضان المبارک کی شب قدر تک جتنے بندگان خدا کو بخش چکا ہے اتنی ہی تعداد میں بندگان خدا کو شب قدر میں بخش دیتا ہے سوائے اس شخص کے جس کی اپنے کسی برادر ایمانی کے ساتھ عداوت ودشمنی چل رہی ہو ایسے شخص کے بارے میں ملائکہ کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اسے مہلت دی جائے تاکہ وہ اصلاح احوال کر کے اپنے برادر ایمانی سے صلح وآشتی کی راہ نکال لے۔

(۲۹۴)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ایسا ''مرغ'' ہے جس کے سر کا تاج عرش الٰہی کے نیچے ہے اس کی دونوں ٹانگیں ساتویں زمین کی تہہ میں ہیں جو کہ زمین کا سب سے نیچے والا حصہ ہے جب رات کا تیسرا حصہ گذرتا ہے تو یہ ''مرغ'' بانگ (اذان) کے ذریعے تسبیح خدا کا آغاز کرتا ہے اور اس کی تسبیح کو سوائے جن وانس کے باقی تمام مخلوقات سنتی ہیں اس دنیا کے ''مرغ'' بھی جب اس کی بانگ کو سنتے ہیں تو وہ بھی بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں۔

علیؑ کا دشمن شیطان کی اولاد:

(۲۹۵)-----اس حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ کا یہ طریقہ رہا کہ آپؐ جب بھی کھجور کا رس یا شیرہ اور کھجور کی کونپل تناول فرماتے تو اس کے بعد ارشاد فرماتے کہ شیطان لعین کو یہ چیز سخت ناگوار گذرتی ہے اور وہ ملعون کہتا ہے کہ فرزند

آدم کو زندگی ملی تا کہ وہ پرانے کو تازہ کے ساتھ کھا سکے۔

(۲۹۶)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں خانہ کعبہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک ضعیف العمر شخص کو دیکھا جس کے ابرو بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اس کی دونوں آنکھوں پر لٹک رہے تھے۔ اس کے ہاتھ میں عصا تھا، سر پر سرخ پگڑی (عمامہ) اور جسم پر اونی کپڑے تھے۔

جناب رسولخداؐ کے قریب آیا۔ اس وقت جناب رسولخداؐ کی پشت مبارک کعبہ کی طرف تھی اور آپؐ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

اس بوڑھے نے رسولخداؐ سے عرض کی یارسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰی مجھے معاف کرے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ اے پیر مرد! تیری سعی بیکار اور بے ثمر ہے اور تیرا عمل بھی محض گمراہ کرنے والا ہے۔

اس کے بعد جب وہ بوڑھا واپس چلا گیا تو آنحضورؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا! اے ابوالحسن! تو نے اس بوڑھے کو پہچانا؟

میں نے عرض کی۔ نہیں!

یارسول اللہ! میں نے اسے نہیں پہچانا!

آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! وہ شیطان لعین تھا۔

یہ سن کر علیؑ کہتے ہیں میں اس بوڑھے کے پیچھے بھاگا اور اسے پکڑنے کے بعد اسے اٹھا کر زمین پر پھینکا اور اس کے سینے سوار ہو کر جب میں نے اسکا گلہ دبانا چاہا تو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ یا ابا الحسنؑ! ایسے نہ کریں! آپؑ جانتے ہیں کہ اس (اللہ) نے مجھے ''یوم معلوم'' تک کی مہلت دی ہوئی ہے۔ یا علیؑ! خدا کی قسم! میں واقعی آپ کو دوست رکھتا ہوں اور آپ کو کوئی دشمن نہیں قرار دیتا مگر سوائے اس کے جس کی ماں (کے ساتھ وقتِ مجامعت) میں اس کے باپ کے ساتھ میں (شیطان) بھی شریک تھا اور اس طرح وہ (پیدا ہونے والا) ''والد الزنا'' قرار پایا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ بات سن کر میں مسکرا دیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا (آزاد کر دیا)۔

(۲۹۷)-----حضرت امام علی بن موسٰی الرضاؑ اور محمد بن علی الجوادؑ سے مروی ہے کہ ہم (دونوں) نے مامون الرشید سے اور اس نے ہارون الرشید سے اس نے منصور (دوانقی) سے اور اس نے اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی کہ ابن عباس نے معاویہ سے کہا! تمہیں معلوم ہے کہ جناب فاطمہؑ کا اسم گرامی ''فاطمہ'' کیوں رکھا گیا؟ معاویہ نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ چنانچہ ابن عباس نے کہا اس لئے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے شیعوں کو آتش جہنم سے جدا رکھا

جائے گا۔ آتش جہنم اوران کے درمیان فاصلہ ہوگا اور میں نے یہ کلام جناب رسولخداؐ سے سنا تھا۔

(۲۹۸)-----حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے جناب رسولخداؐ کی یہ حدیث نقل فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! میں نے پروردگار سے اپنے لئے کوئی ایسا سوال نہیں کیا جو میں نے تمہارے (علیؑ کے) بارے میں نہ کیا ہو۔ سوائے اس کے کہ خدائے عزوجل نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ نبوت تیرے لئے ہے اور تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لہذا تو خاتم النبیینؐ ہے اور علیؑ خاتم الاوصیاء۔

یا علیؑ! ناشپاتی میرے اور تمہارے لئے اللہ کا تحفہ:

(۲۹۹)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے یہ روایت نقل فرمائی کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ایک دن جب میں جناب رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ناشپاتی تناول فرمارہے تھے۔ آپؐ نے اس ناشپاتی کا ایک ٹکڑا میری طرف بڑھایا اور فرمایا! یا علیؑ! اسے کھاؤ۔ یہ حق تعالیٰ کی طرف سے میرے اور تمہارے لئے تحفہ بھیجی گئی ہے۔ میں نے اس میں ہر طرح کی لذت پائی ہے۔

اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! جو شخص تین دن مسلسل ناشتے میں علی الصبح (نہار منہ) اسے کھائے اس کے ذہن اور منہ میں ''صفا'' پیدا ہوگی اور اس کا دل علم وحکمت سے سرشار ہوگا اور اسے شیطان اور اس کے چیلوں کے لشکر کے شر سے امان میسر ہوگی۔

(۳۰۰)-----اسی حوالے سے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! یا علیؑ! جب بھی کوئی کھانا پکواؤ کوشش کیا کرو زیادہ تر گوشت ہی پکواؤ۔ (یعنی یخنی) اس لئے کہ وہ ''احد اللحمین'' ہے اور اس سے زیادہ سے زیادہ ہمسایوں کو فائدہ مل سکتا ہے وہ اس طرح کہ اگر انہیں گوشت نہ مل سکا تو کم از کم انہیں گوشت کا شوربا تو مل جائے گا (اور وہ شوربا بھی گوشت ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اسے احد اللحمین یعنی گوشت کے دو حصوں میں سے ایک کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مترجم)

(۳۰۱)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے جناب رسولخداؐ کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ تمام لوگ مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے لیکن مجھے (محمدؐ کو) اور تمہیں ایک ہی درخت سے خلق کیا گیا میں (محمدؐ) اس درخت کی اصل (جڑ) ہوں اور تو (علیؑ) اس درخت کا تنہ ہے حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں (ٹہنیاں) ہیں جبکہ ہمارے شیعہ (پیروکار) اس درخت کے پتے ہیں پس جو کوئی بھی اس درخت کی کسی بھی شاخ (ٹہنی) سے آویزاں ہو جائے خدائے عزوجل اسے بہشت بریں میں داخل فرمائے گا۔

علم کا خزانہ محمدؐ اور علیؑ علم کی کنجی:

(۳۰۲)-----حضرت امام علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے جابر بن عبداللہ انصاری کی یہ روایت بیان فرمائی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! میں (محمدؐ) علم کا خزانہ ہوں اور علیؑ اس خزانے کی کنجی ہے پس جو کوئی بھی اس خزانے کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اس خزانے کی کنجی کو حاصل کرے۔

(۳۰۳)-----حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کا ارشاد ہے کہ بہترین چیز ہدیہ (تحفہ) دینا ہے اس لئے کہ یہ تمام حوائج (حاجات) کی کنجی ہے۔

(۳۰۴)-----اسی حوالے سے جناب رسولخداؐ کی یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہدیہ کرنے (تحفے دینے) سے دلوں میں پایا جانے والا کینہ (دشمنی) ختم ہوتا ہے۔

(۳۰۵)-----حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی زبانی یہ حدیث رسولؐ نقل فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا! خیر و بھلائی ان لوگوں سے طلب کرو جو خوش اخلاق ہیں اس لئے کہ ان کا کردار ہی بھلائی کا سزاوار ہے نہ کہ ان کے غیر کا کردار یعنی ان لوگوں کا کردار جو تلخ کلامی سے پیش آنے والے ہیں۔

(۳۰۶)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا! میں خاتم الانبیاءؑ ہوں اور علیؑ خاتم الاوصیاءؑ۔

(۳۰۷)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا! جمعہ کے دن روزہ رکھ کر اسے دوسرے ایام سے جدا نہ کرو یعنی اگر تم جمعہ کے دن روزہ رکھو تو تمہیں چاہیئے کہ اس سے قبل (جمعرات) یا بعد کے دن (ہفتے) کو بھی روزہ رکھو۔

(۳۰۸)----- اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب ختمی مرتبتؐ نے فرمایا! رات کو چراغ بجھا کر سویا کرو تا کہ کہیں چوہا آ کر اس کے فتیلہ کو نہ کھینچ سکے اور اس طرح گھر اور اس میں موجود چیزوں کو آگ نہ لگے۔

(۳۰۹)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! ''ترنجبین'' بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے کھانے (من و سلویٰ) میں سے ہے اور اس میں آنکھوں کے لئے شفاء ہے جبکہ ''برنی کھجور'' جسے (عرب) ''عجوہ'' بھی کہتے ہیں بہشت کے پھولوں میں سے ہے اور ''زہر'' سے شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ (معالج سم)۔

(۴۰۰)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا! میں نے مخنث کو اس کے پیشاب خارج ہونے کی جگہ (مخرج بول) سے اس کی میراث دلائی (یعنی امامؑ نے بتایا ہے کہ مخنث کو اس کی میراث دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مخرج بول کا معائنہ کیا جائے اگر لڑکے کی علامت ہو تو اسے بیٹے کا حصہ جبکہ اگر لڑکی کی نشانی ہو تو اسے بیٹی کا حصہ دیا جائے گا۔ مترجم)۔

☆☆☆☆☆

فضائل ماہ شعبان عربی روایت 345